روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۲۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 136 | سوموار | 1417ھ ۔ 10 احسان 1375 ہش 17 جون 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا

تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جبکہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تواضع اور مسکنت عمدہ شے ہے۔ جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے وہ کبھی مراد کو نہیں پا سکتا۔ اس کو چاہئے کہ عاجزی اختیار کرے۔ کہتے ہیں کہ جالینوس حکیم ایک بادشاہ کے پاس ملازم تھا۔ بادشاہ کی عادت تھی کہ ایسی ردی چیزیں کھایا کرتا تھا جس سے جالینوس کو یقین تھا کہ بادشاہ کو جذام ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ ہمیشہ بادشاہ کو روکتا تھا مگر بادشاہ باز نہ آتا تھا۔ اس سے تنگ آکر جالینوس وہاں سے بھاگ کر اپنے وطن کو چلا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ کے بدن پر جذام کے آثار نمودار ہوئے۔ تب بادشاہ نے اپنی غلطی کو سمجھا اور اس نے انکسار اختیار کیا۔ اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھایا اور خود فقیرانہ لباس پہن کر وہاں سے چل نکلا اور جالینوس کے پاس پہنچا۔ جالینوس نے اس کو پہچانا اور بادشاہ کی تواضع اسے پسند آئی اور پورے زور سے اس کے علاج میں مصروف ہوا۔ تب خدا تعالیٰ نے اسے شفا دی۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 220)

دعا کے ذریعے خدا تعالیٰ کی مدد طلب کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایسی دنیا جہاں مادہ پرستی کے اندھیروں نے قوم کو ڈھانپ لیا ہو اور ہر طرف سے مادہ پرستی اور اس کے مشاغل میں انسان اپنی ساری زندگی کھو رہا ہو، اس کے سوا کچھ دکھائی نہ دے، ان سے آپ مذہب کی باتیں کریں مرنے کے بعد کے قصے سنائیں یہ بالکل بے کار بات ہے دیوار سے باتیں کرنے والی بات ہے۔ ان کے کانوں میں تو پڑ ہی کچھ نہیں سکتا۔ ان کا کیا علاج ہے؟ ان کا علاج یہ ہے کہ ان کے لئے دعا لازم ہے۔ جب تک دعا کے ذریعے خدا تعالیٰ سے مدد طلب نہ کریں اس وقت تک ان کی آنکھیں کھل نہیں سکتیں۔ اس لئے وہاں بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ (کلام الٰہی) نے فرمایا ہے اللہ کے سوا کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اختیار نہیں ہے، تم ان کی آنکھوں نہیں کھول سکتے، لیکن اللہ کھول سکتا ہے۔

اسی تعلق میں ان ماں باپ کو میں نصیحت کرتا ہوں جو اپنے بچوں میں سے بعض کے متعلق سخت مایوس ہو جاتے ہیں۔ کوئی ذریعہ نہیں ان کے پاس رہتا وہ سمجھا کے بلا سکیں۔ ان کے ہاں پیدا ہوئے نیک باتیں سنیں اور بعض ایسے بدنصیب نکلتے ہیں کہ اچانک ان سب باتوں سے ایمان اٹھ جاتا ہے اور وہ مادہ پرستی کے پیچھے دوڑنے لگتے ہیں، اسی سے متاثر ہو جاتے ہیں، اسی سے مغلوب ہو جاتے ہیں اور پھر مائیں کہتی رہتی ہیں (۔) تجھے کیا ہو گیا ہے، کیوں اپنے آپ کو ہلاک کر رہا ہے، خدا کی طرف آ کوئی توجہ نہیں دیتے۔ کیونکہ ان کی آنکھیں بھی اندھی ہو چکی ہیں ان کے کان بھی بہرے ہو چکے ہیں ان کے دل سوچنے کی طاقت سے عاری ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ اور دعا اگر سنجیدگی سے ہو اور توکل کے ساتھ ہو تو غیر معمولی طاقت رکھتی ہے کیونکہ پھر آپ کی تدبیر، تقدیر کے ساتھ آسمان سے اترتی ہے ورنہ دنیا کی تدبیر آسمانی تقدیر کے خلاف کچھ بھی کر نہیں سکتی، کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ اس لئے یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ کے ہاتھ میں

باقی صفحہ 7 پر

عزیزو! خدا کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الدیوان لکھتے ہیں۔

محترمہ امتہ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم شمس الدین صاحب سیال ناظم انصار اللہ ضلع وہاڑی بقضائے الٰہی 12۔ جون بوریوالہ میں انتقال کر گئیں۔ ان کا جنازہ 13۔ جون بعد فجر بیت المبارک ربوہ میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھایا بوجہ موصیہ مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد مکرم مولانا عبد الباسط صاحب شاہد نے دعا کروائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ مکرمہ گل صدیقہ ارم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد اختر صاحب کا نکاح مکرم جاوید اسلم صاحب ابن مکرم خورشید اسلم صاحب اسلام آباد حال مقیم (BOCHUM) جرمنی کے ساتھ مکرم رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ راولپنڈی نے 96-3-22 کو مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے پر بیت الحمد راولپنڈی میں پڑھا۔ اور 96-3-24 کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

طلباء ربوہ میں متوجہ ہوں

○ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام جماعت ششم تا دہم 'ایف اے ایف ایس سی کیلئے' خدام الاحمدیہ کا دفتر مقامی رجسٹریشن کے لئے روزانہ شام 7.30 تا 9.00 بجے کھلتا ہے طلباء مورخہ 18 جون بروز منگل رات 9.00 بجے تک اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ تاکہ تدریس کے لئے انتظامات میں آسانی رہے۔ کلاس کا افتتاح مورخہ 19 جون صبح سات بجے نصرت جہاں اکیڈمی میں ہوگا۔

ناظم امور طلباء ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

17- احسان 1375 ہش 17 - جون 1996ء

مخلوق کی بھلائی

ہم سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اور وہ ہماری بہبود سے خوش ہوتا ہے اس نے یہ بھی کہہ رکھا ہے کہ یہ مخلوق میری آل ہے اور آل سے نہ صرف خود پیار کیا جاتا ہے بلکہ جو شخص بھی اس سے پیار کرے اس سے پیار ہو جاتا ہے۔ عام طور پر یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ آپ کسی کے بچے سے ناراض ہوں تو اس بچے کے والدین کے دل میں انقباض پیدا ہو جاتا ہے اور آپ اس سے پیار کریں تو وہ آپ کو پیار کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور یوں محسوس کرتے ہیں گویا آپ کے اور ان کے درمیان قرب بڑھ گیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے اور ہر وہ شخص جو اس کی مخلوق کی بہبود چاہتا ہے اور اس کے لئے کچھ نہ کچھ کرتا بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہوتا ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو مخلوق کی بہبود دراصل ہماری اپنی ہی بہبود ہے۔ کیونکہ کل کی بہبود یقیناً جزوی بہبود بھی ہوتی ہے۔ کل کی بہبود تو ہو ہی اس طرح سکتی ہے کہ جزو سے آغاز کیا جائے اور جب جزو سے آغاز کیا جائے گا تو یقیناً اس کا یہ مطلب ہو گا کہ ہم اپنی بہبود کے سامان مہیا کر رہے ہیں۔ پس مخلوق کی بہبود سے دو فائدے حاصل ہوئے۔ ایک تو یہ کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق یہ کام کیا اور اس کی خوشنودی حاصل کر لی اور دوسرے یہ کہ ہماری اپنی بہبود کا بھی سامان ہو گیا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا تم قبول کئے جاؤ"۔

اس مختصر سے ارشاد میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایسی باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے جو انسانوں کو ایک معاشرے میں اکٹھے رہتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب بھی لاتی ہیں اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے پر مائل کرتی ہیں۔ جو شخص بندوں پر رحم کرے گا اس کے لئے یہ بات یقینی ہو جائے گی کہ دوسرے لوگ بھی اس پر رحم کریں۔ رحم سے رحم پیدا ہوتا ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ آپ کسی پر رحم کریں اور وہ آپ پر تشدد پر آمادہ ہو جائے۔ پس رحم کرنے سے رحم حاصل کیا جاتا ہے۔ اور رحم کی جو صورتیں ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ زبان یا ہاتھ یا کسی بھی تدبیر سے ظلم نہ کیا جائے اور نہ صرف یہ کہ ظلم نہ کیا جائے کیونکہ یہ تو بہرحال منفی پہلو ہے یا کم از کم یوں کہہ سکتے ہیں کہ مثبت پہلو نہیں ہے۔ کسی پر ظلم نہ کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اس کی بھلائی کے لئے بھی کچھ کیا جا رہا ہے۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ ہم مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہیں اور اس کوشش کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ ہم سب اپنے آپ کو ایک جیسا سمجھیں۔ ہم سب حضرت آدم کی اولاد ہیں اور اس طرح بحیثیت انسان کے کسی کو کسی پر فوقیت حاصل نہیں۔ یہ تو ہو سکتا ہے اور ہوتا ہی ہے کہ کوئی امیر ہو کوئی غریب، کوئی طاقتور ہو کوئی کمزور۔ کوئی اعلیٰ عہدے پر فائز ہو اور کوئی ماتحت لیکن یہ ساری باتیں ایسی ہیں جنہیں انسان کی انسانیت پر اثر انداز نہ ہونا چاہئے۔ ہم سب کو اپنے جیسا سمجھنا چاہئے اور ایسا سمجھ کر ہی ہم ان کی بھلائی کے لئے کوشش کر سکتے ہیں۔ ایک اور اہم بات جو حضرت صاحب نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ عام حالات میں تو انسان اچھا ہی سلوک کرتا ہے لیکن ایسے واقعات بھی تو ہو سکتے ہیں جن سے اس کے جذبات بھڑک اٹھیں۔ مثلاً کسی نے ہمیں گالی دے دی۔ ایسے مواقع کے لئے بھی حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی گالی دیتا بھی ہو تو اسے گالی نہ دی جائے اور یہ صرف اس طرح ممکن ہے کہ ہماری نیت ہمیشہ نیک ہو۔ اور ہم حقیقی طور پر یہ چاہیں کہ ساری دنیا کے ہمدرد بن جائیں۔ جو گالی دیتا ہے اس کے ہمدرد بن جائیں۔ اسے راہ راست پر لانے کے لئے اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ پس حضرت صاحب کا یہ مختصر سا ارشاد اگر ہمارے سامنے رہے اور ہم اس پر عمل پیرا ہیں تو آپس کے تعلقات ہمیشہ اچھے رہیں گے اور ہم سب کی زندگی بہتر طریق پر بسر ہو سکے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق ارزانی فرمائے۔

کسی کے اشکوں کو پونچھ لیتے تو اپنے دل کو سکون ملتا
کسی کا دکھ درد بانٹ لیتے تو راحت جاں نصیب ہوتی
کسی کے سر پر جو ہاتھ رکھتے، کسی پہ جو مہربان ہوتے
ہمیں یقیں ہے خدا کی رحمت ہمارے بے حد قریب ہوتی

ابو الاقبال

کب تلک

اُن میں اور ہم میں ہیں فاصلے کب تلک
یہ جُدائی کے ہیں سلسلے کب تلک

دُور کب تک انہیں ہم سے کر پائے گا
آزمائے گا جگ حوصلے کب تلک

بڑھ رہی ہے اُداسی وہاں شام کی
ختم ہوں گے یہاں رت جگے کب تلک

کب تلک ان کا دیکھیں گے ہم راستہ
صبر کے پائیں گے ہم صِلے کب تلک

جس کے دل میں محبت ہے سب کے لئے
لوگ ترسیں گے اس کے لئے کب تلک

شور کی کون کرتا ہے پرواہ بھلا
روک پایا کوئی قافلے کب تلک

ہوگی اک دن کئے پر ندامت اُنہیں
ظلم ڈھائیں گے وہ نت نئے کب تلک

کر سکا ہے کوئی قید کب روشنی
ابر خورشید کے سامنے کب تلک

مبشر خورشید - ٹیکسلا

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو

19- اگست 96ء کو ہو گا

○ امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو مورخہ 19- اگست 1996ء کو ہو گا۔

ایسے نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواشمند ہیں اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ارسال فرمائیں۔ درخواست میں اپنا نام۔ ولدیت۔ عمر، تاریخ پیدائش، تعلیم اور مکمل پتہ درج کریں۔ اگر قبل ازیں وقف زندگی کے بارہ میں دفتر ہذا سے آپ کی خط و کتابت ہو تو دفتر ہذا کی سابقہ چھٹی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ نیز میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے بعد اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع بھی دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید- ربوہ ضلع جھنگ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مستجاب

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:-

"... ہمارا کام خواہ وہ انفرادی ہو یا قومی اسی وقت ہو سکتا ہے جب اس کے پیچھے روح کام کر رہی ہو۔ خالی لاش اس کام کو نہیں کر سکتی۔ زبانی باتیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس چاہئے کہ ہماری جماعت دعا کی طرف توجہ کرے اور اس کی اہمیت کو سمجھے۔ جب جماعت تک اس کی اہمیت کو نہ سمجھے گی اس کا کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ جتنی کمزوری یا کمی ہمارے کام میں ہے اس کی آخر دو ہی صورتیں ہیں یا تو یہ عدم توجہ کی وجہ سے ہے یا پھر یہ دل پر زنگ لگ جانے کی وجہ سے ہے جسے وہ خود بھی نہیں جانتا کہ یہ کیوں ہے اور اس کا علاج کیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہی اسے دور کرے تو کرے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب وہ عاجزانہ اور منکسرانہ طور پر اس کے سامنے سجدے میں گرے اور اس سے دعا کرے۔ پس جماعت کے دوستوں کو (عبادت کرنے) اور دعائیں کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے...... یہ ضروری ہے کہ انسان کے اندر انکسار اور یقین پایا جائے۔ جب وہ ان کو پورا کرے گا اور اسے دعا کا چسکا پڑ جائے گا تو پھر قدرتی طور پر اسے نوافل پڑھنے کا شوق بھی پیدا ہو جائے گا پھر رات کو اٹھ کر عبادت کرنے کی توفیق بھی خدا اسے دے دے گا۔ پھر بعض وقت ایسے ہوتے ہیں جو خالی ہوتے ہیں ان میں بھی دعائیں کی جا سکتی ہیں۔ جب انسان سونے لگتا ہے تو کچھ وقت ایسا ہوتا ہے کہ جو خالی ہوتا ہے آخر لیٹتے ہی تو نیند نہیں آ جاتی۔ بے شک ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں لیٹتے ہی نیند آ جاتی ہے مگر عام طور پر پندرہ بیس منٹ ایسے ہوتے ہیں جو خالی ہوتے ہیں بعض تو آدھا آدھا گھنٹہ 'گھنٹہ گھنٹہ لیٹے رہتے ہیں اور کروٹیں بدلتے رہتے ہیں لیکن انہیں نیند نہیں آتی۔ بہرحال اس وقت دس پندرہ منٹ کا وقت مل جاتا ہے۔ اسی کو اگر کوئی دعا کے لئے وقف کر دے تو اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ ساری رات اس کے دل سے دعائیں نکلتی رہیں گی۔ اگر کسی کو جلدی نیند آ جاتی ہے تو ضروری نہیں کہ ہمیشہ ہی اسے جلدی نیند آ جاتی ہو۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں لیٹتے ہی نیند آ جاتی ہے اور وہ بھی کبھی کبھی۔ اگر فارغ وقت کو دعاؤں میں لگا دیا جائے تو قومی ترقی اور اپنے کاموں کی اصلاح کے لئے دعا کی عادت پیدا ہو جائے گی۔ رسول کریم ﷺ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ عشاء کی نماز کے بعد کوئی بات نہیں کرنی چاہئے۔ اس میں یہی حکمت تھی کہ آخر یہ وقت کہیں تو صرف کیا جائے گا۔ اگر اس وقت میں ذکر الہی کیا جائے تو یہی وقت انسان کی روحانی ترقیات کا بن جائے گا۔

پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جو کام ہمارے سپرد کئے گئے ہیں وہ اتنے وسیع ہیں کہ بظاہر وہ ناممکن نظر آتے ہیں اور ہم بھی سمجھتے ہیں کہ یہ ناممکن ہیں۔ اگر ہم اپنی انتہائی کوشش اور جدوجہد بھی کرلیں۔ اگر ہم ہر قسم کی قربانیاں بھی کرلیں تب بھی ہمارے کام ادھورے اور نامکمل رہ جاتے ہیں اور جب تک ہمارے کام مکمل نہیں ہو جاتے ہم فتح نہیں پا سکتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد آئے اور خدا تعالیٰ کی مدد کو لانے کے لئے (ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں) پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر ہم اپنی پوری جدوجہد خرچ کریں اور ساری کی ساری قوت لگا دیں پھر بھی وہ کام نہیں چلے گا۔ اگر کام چل جاتا تو خدا تعالیٰ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کے ساتھ (ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں) نہ فرماتا۔ اس میں یہی نصیحت ہے کہ تم پوری پوری جدوجہد کرو لیکن اس پر توکل نہ کر بیٹھو۔ بے شک تم توکل اور جدوجہد کرتے ہو تو پوری کرتے ہو۔ تم جو قربانی کر سکتے ہو پورے زور کے ساتھ کرتے ہو تم چندوں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہو (-) تم حاجت مندوں کی مدد کرتے ہو۔ تم خدمت خلق کرتے ہو لیکن پھر بھی اگر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔ اگر (ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں) پر تم پوری طرح عمل نہیں کرتے تو یہ کامل عبودیت نہیں۔ کامل عبودیت اس وقت ہی حاصل ہوتی ہے جب (ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں) پر بھی عمل کیا جائے۔

اپنے لئے خود دعا کرنا بھی ضروری ہے

پس جماعت کے دوستوں کو رسمی دعاؤں کے لئے کہنا چھوڑ دینا چاہئے۔ جب کوئی شخص کسی سے کہتا ہے کہ وہ اس کے لئے دعا کرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی دعا کرے اگر وہ مجھ کو دعا کے لئے کہتا ہے اور آپ دعا کے لئے کافی وقت نہیں نکالتا تو اللہ تعالیٰ دوسرے کے دل میں بھی دعا کے لئے تحریک نہیں کرتا۔ یہ روحانی چیز ہے۔ بعض لوگ مجھے دس دس رقعے لکھ دیتے ہیں۔ رقعے سنبھال کر تو نہیں رکھے جاتے۔ میری عادت ہے کہ رقعہ پڑھتے وقت دعا کرتا جاتا ہوں لیکن میرا تجربہ ہے کہ بعض دفعہ کسی کی طرف سے ایک ہی خط آتا ہے تو اس کے لئے دعا اس زور سے نکلتی ہے کہ وہ قبولیت کا موجب ہو جاتی ہے۔ حالانکہ مجھے اس کا علم بھی نہیں ہوتا اور نہ وہ میرا جانا بوجھا ہوتا ہے وہ رقعہ مختصر اور سادہ ہوتا ہے مگر اسے پڑھ کر ایک بجلی سی پیدا ہوتی ہے اور اتنے زور کے ساتھ دعا نکلتی ہے کہ میں سمجھ لیتا ہوں کہ اس کا کام ہو گیا ہے۔ لیکن بعض کے بیس بیس رقعے آتے ہیں۔ بے شک ان کے لئے بھی دعا نکلتی ہے اور ان کے لئے بھی میں دعا کرتا ہوں لیکن اس کے پیچھے وہ بجلی نہیں ہوتی کیونکہ اس کے لکھنے والا دعا کا قائل نہیں ہوتا یونہی رسمی طور پر دعا کے لئے لکھ دیتا ہے۔ اس کے ماں باپ احمدی ہوتے ہیں یا دوست احمدی ہوتے ہیں وہ دعا کے قائل ہوتے ہیں وہ اسے کہتے ہیں تم ان سے بھی دعا کے لئے کہنا تو وہ لکھ دیتا ہے لیکن بوجہ اخلاص اور جوش کے نہ ہونے کے دعا کرنے والے کے اندر بھی ویسی تحریک پیدا نہیں ہوتی۔ اگر دعا کرنے والے کے اندر بھی اخلاص اور جوش پایا جاتا ہو وہ دعا کی اہمیت کو سمجھتا ہو اور پھر وہ کسی کے پاس جاتا ہے اور اسے دعا کے لئے کہتا ہے تو قدرتی طور پر اس کے اندر دعا کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس کے اندر اگر خود جوش اور اخلاص نہیں اسے دعا کی قبولیت پر یقین نہیں۔ وہ اپنی جدوجہد اور کوشش پر توکل کر لیتا ہے تو اس کا نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا۔ کیونکہ دعا جوش اخلاص اور یقین کے بغیر قبول نہیں ہوا کرتی۔ غرض اپنے کاموں کے علاوہ ہمیں یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ اسے خدا جس حد تک ہماری طاقت تھی ہم نے کوشش کی اب تو ہی اس کام کو پورا کر دے کیونکہ یہ کام اب ہماری طاقت سے بڑھ کر ہے تم پہلے فرائض کو ادا کرنے کی طرف توجہ کرو۔ اگر تم دعا کرتے رہو تو مجھے کسی تقریر کی ضرورت ہی نہیں اگر تمہارے اندر کمزوریاں اور خامیاں ہیں اور تم دعا کرتے ہو کہ خدایا تو ان کمزوریوں اور خامیوں کو دور کر دے تو تمہاری دعا ہی ان کو دور کر دے گی۔ اگر تم عبادات میں کمزور ہو اور تم دعا کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ اس کمزوری کو دور کر دے اور تمہارے اندر اس کمزوری کا احساس پایا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ تمہاری اس کمزوری کو دور کر دے گا اور تم خود بھی عبادات میں پابندی اختیار کرو گے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی مدد اس وقت ہی آئے گی جب تم خود بھی اپنے اندر تغیر پیدا کرو گے۔ اگر تمہارے اندر جوش اور اخلاص ہے اور پھر تم دعا کرتے ہو تو تم کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ کامیابی تمہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے اندر جوش اخلاص اور یقین پیدا کرو۔

میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں خصوصاً نوجوانوں کو کہ وہ اپنے اندر دعا کی عادت پیدا کریں۔ پرانے لوگوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا زمانہ دیکھا ہے اور ان کے اندر دعا کرنے کی عادت پائی جاتی ہے۔ اب نوجوانوں کو بھی اپنے اندر یہ عادت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے سامنے رونے گریہ وزاری کرنے اور فریاد کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے اگر وہ پورے اخلاص، یقین اور جوش کے ساتھ ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کی مدد آئے گی جو ان کی حالت کو بھی درست کر دے گی۔ اور کامیابی کے رستے بھی ان کے لئے کھول دے گی۔"

وقفِ زندگی کی تیسری قسم وقف برائے دیہاتی مربّیان

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے خطبہ مورخہ 29- فروری 1943ء میں دیہات میں دینی کام کو وسیع کرنے کے پیش نظر وقف برائے دیہاتی مربیان کا اعلان فرمایا۔

شرائط وقف برائے دیہاتی مربیان

اس وقف کی شرائط وہی ہیں جو نمبر1۔ یعنی عام وقف کی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو دیہاتی مربیان کے پیش نظر وقف کریں گے ان کو صرف اس ضمن میں ہی منتخب کیا جا سکے گا اور وقف نمبر1۔ کے بموجب سلسلہ کی دیگر ضروریات کے لئے کسی اور لائن میں ان کو منتقل نہیں کیا جائے گا۔

دیہاتی مربی ہمارے موجودہ (مربی) نہ تو دیہات میں (دعوت الی اللہ) کے اہل ہیں اور نہ دیہاتیوں کا مذاق رکھتے ہیں اور نہ ہی ہمارے مالی حالات ایسے ہیں کہ ہم اتنے زیادہ (مربی) رکھ لیں کہ وہ دیہات میں جگہ جگہ (دعوت الی اللہ) کر سکیں۔ ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ دو قسم کے (مربی) ہونے چاہئیں۔ ایک تو وہ جو بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں جا کر (دعوت الی اللہ) کر سکیں۔ لیکچر اور مناظرے وغیرہ کر سکیں۔ اپنے ماتحت (مربیان) کے کام کی نگرانی کر سکیں اور ایک ان سے چھوٹے درجہ کے (مربی) دیہات میں (دعوت الی اللہ) کے لئے ہوں۔ جیسے دیہات میں پرائمری سکولوں کے مدرس ہوتے ہیں۔ ایسے (مربی) دیہات کے لوگوں میں سے ہی لئے جائیں ایک سال (اب ان کا کورس دو سال کا کر دیا گیا ہے) تک ان کو تعلیم دے کر موٹے موٹے مسائل سے ان کو آگاہ کر دیا جائے اور پھر ان کو دیہات میں پھیلا دیا جائے اور جس طرح کہ پرائمری مدرس اپنے اردگرد دیہات میں تعلیم کے ذمہ وار ہوتے ہیں اسی طرح یہ اپنے اپنے علاقہ میں (دعوت الی اللہ) کے ذمہ دار ہوں۔ پرائمری مدرسوں کی تنخواہ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

امتیاز راجیکی (کیلیفورنیا - امریکہ)

مکرم سید احسن اسماعیل صدیقی

سید احسن اسماعیل صدیقی بھی اللہ کو پیارے ہونے والے پیاروں میں شامل ہوگئے۔ شاید ان کی وفات کا صدمہ میرے لئے ان تمام بزرگوں کی جدائی جیسا ہی ہوتا، جن کے نام سے معمولی سی شناسائی کبھی الفضل کے توسط سے ہو گئی تھی۔ اور بس ۔ مگر ایک حادثے نے تھوڑے عرصے کے لئے اس نابغہ روزگار وجود کی صحبت سے فیض پانے کا ایسا موقع فراہم کیا کہ باوجود رہین ستم ہائے روزگاری کے اس ہستی کے خیال سے کسی لمحے غافل نہ رہ سکا۔

1985ء کے اوائل میں ایک حادثے کے باعث بینک سے کچھ عرصہ بیماری کی رخصت پر رہا۔ واپس کام پر پہنچا تو "صاحبوں" نے "الوداع" کے پروانے سے استقبال کیا۔ معلوم ہوا چنیوٹ سے کسی نامعلوم "جزیرے گوجرہ" کے لئے تبادلے کے احکامات آچکے ہیں۔ بہت سٹپٹایا۔ کچھ بے سروپا احتجاج کیا۔ کچھ بے نتیجہ ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر کچھ پیش نہ چلی۔ چارو ناچار حکم حاکم مرگ مفاجات، رخت سفر باندھا۔ حد تو یہ تھی کہ گوجرے کا رستہ تک معلوم نہ تھا۔ کبھی چناب ایکسپریس کے سفر کے دوران میں کسی سٹیشن پر اس نام کے بورڈ پر اچٹتی سی نگاہ ضرور پڑی تھی۔ مگر اس اچانک خبر نے ذہن کی تختی بالکل صاف کر دی۔ مخبوط الحواسی میں کبھی اسے فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نواح میں سمجھنے لگتا۔ کبھی راولپنڈی کے مضافات میں گوجر خان آنکھوں کے آگے تارے دکھانے لگتا۔

آخر ایک روز پوچھتا پچھاتا۔ بسیں اور تانگے بدلتا بدلتا منزل پر پہنچ گیا۔ وہاں پر بینک کا عملہ اپنے نئے افسر کی آمد کا بڑی بے تابی سے منتظر تھا۔ اول تو میرے نام کے ہجے اور تلفظ کرتے کرتے ان کے پسینے چھوٹے ہوئے تھے۔ اوپر سے میری ہیئت کذائی نے ان کی خوش آئند توقعات کو شدید دھچکا لگایا۔ ابھی وہ اس صدمے سے جانبر نہ ہو پائے تھے کہ میں نے ایک اور دھماکا کر دیا۔

"چنیوٹ سے ٹرانسفر ہو کر آیا ہوں۔ ربوہ کا رہنے والا ہوں۔ اور یہاں قریب میں "مقبول دواخانہ" نامی کسی احمدی دوست کا مطب ہے۔ ذرا اس کا رستہ تو بتا دیجئے"

میں نے سوچا، قسطوں میں تعارف کرانے اور ان کی امیدوں پر آہستہ آہستہ اوس ڈالنے کی بجائے یکبارگی کھل کر سامنے آجانا بہتر ہے تاکہ اگر یہاں سے بھی دیس نکالا مقدر ہے۔ تو پھر دیر کاہے کی۔

میرا یہ اچانک حملہ کاری ثابت ہوا۔ چنانچہ انہوں نے نہ صرف مقبول دواخانہ کے رستے کی طرف راہنمائی کر دی بلکہ یہ بھی بتا دیا کہ یہاں سے چند قدم پر دو گلیاں چھوڑ کر تمہاری احمدیہ بیت بھی ہے۔ میں نے انہیں "اللہ تمہارا بھلا کرے" کہا اور پہلے طوفان کے ٹل جانے پر دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔

ابتداً کچھ عرصہ میں روزانہ تقریباً پانچ چھ گھنٹے کا سفر کر کے ربوہ واپس آجایا کرتا تھا۔ مگر رفتہ رفتہ دونوں طرف سے برداشت کی حدیں جواب دیتی گئیں۔ چنانچہ بینک کے سامنے ایک مختصر سا فلیٹ کرایہ پر لے کر بیوی بچے سمیت مستقلاً" وہیں براجمان ہو گیا۔ اس دوران میں ارد گرد تعارف اور رسم و راہ کے سلسلے چل نکلے۔ معلوم ہوا۔ میرا عزیز دوست طارق جاوید (حال مربی گیمبیا) یہیں پر مربی سلسلہ کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ اور قرب و جوار میں احمدیت کی کئی ننھی ننھی کونپلیں بہار دکھا رہی ہیں اور شدید تھپیڑوں کے آگے سینہ سپر بھی ہیں۔ دوسری طرف بینک والوں کی خشمگیں نگاہوں میں کچھ مانوسیت یا برداشت کے آثار پیدا ہونے شروع ہو گئے اور فضا میں کسی بڑے طوفان کی آمد سے پہلے والا سکوت قائم ہونے لگا۔

یہ ابتدا تھی، اس بستی میں مختصر سے ہنگامہ خیز قیام کی، جو میرے لئے ایک رنگ میں سنگ میل ثابت ہوا۔ مگر یہاں کچھ چیزیں میرے اندازے اور تصور سے بالاتر تھیں۔

میرے نزدیک گوجرہ، آڑھتیوں کی ایک منڈی تھی، جس میں بڑی بڑی توند والے سیٹھوں، رسہ گیر زمینداروں وڈیروں اور محنت کش کسانوں اور مزدوروں کے علاوہ کسی شے کا پایا جانا محال تھا۔ میرے وہم و گمان کے کسی گوشے میں یہ خیال نہیں آسکتا تھا کہ اس مقام سے علم و ادب، حسن و لطافت اور ذوق سلیم کو بھی کوئی علاقہ ہو سکتا ہے۔ مگر کچھ ہی عرصہ میں یہ جان کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس مشہور زمانہ آڑھتیوں کے شہر گوجرہ کی گدڑیوں میں شعرو سخن اور علم و معرفت کے نادر الوجود لعل چھپے ہوئے ہیں۔ بھانت بھانت کے خرید و فروخت کے شور و شر اور اناج سبزی کی نیلامی کی بولیوں کے بیچ بیچ میں کچھ بہت ہی حسین جذبات کے نغمے، کچھ بہت ہی نازک احساسات کے ترانے، ہلکے ہلکے مدھم مگر واضح سروں میں اپنی لے قائم کئے ہوئے ہیں۔ باوجود شعرو سخن کے اعلیٰ ذوق سے عاری ہونے کے یہ لے انجانے میں مجھے اپنانے لگی۔ ایک بے کیف یگانگت اور قربت کے احساس سے اپنی طرف کھینچنے لگی۔ تب محسوس ہوا کہ اس بستی میں کچھ بہت ہی محبت کرنے والی۔ کچھ بہت ہی گریہ کرنے والی ہستیاں ہیں، جن کی اپنائیت پھولوں کی خوشبو کی طرح ہے۔ جسے لاکھ کوشش کرو، پابند سلاسل نہیں کر سکتے۔ کوئی اس تک پہنچے نہ پہنچے، وہ خود ان تک پہنچ جائے گی۔

اس بزرگ ہستیوں میں ایک بہت ہی ہردلعزیز شخصیت مکرم و محترم سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب کی تھی۔ نہایت سادہ، درویش مزاج منفرد شخصیت، اپنی جسمانی ساخت اور کمزوری کے باوجود انتہائی حوصلے۔ تدبر اور ہمدردی کی حامل ہستی۔ ایک شفیق استاد اور لائبریرین کی حیثیت سے انہوں نے طویل عرصہ تک اہل گوجرہ کی بہت خدمت کی۔ باوجود مذہبی اختلاف کے گوجرہ کے تمام طبقات میں انہیں بڑی عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ شخصیت کا یہ پہلو افاضہ خاص و عام تھا اور ہر کس و ناکس کے لئے یکساں وا۔ مگر ایک دوسرا رخ "اپنوں" کے لئے تھا۔ اور ذرا قریب ہونے پر محسوس ہوتا تھا کہ وہ شخصیت کتنی نرم، کتنی ہمدرد، کتنی مہربان اور کتنی شفیق ہے۔

حسن اتفاق سے بوقت ضرورت ایک سوزوکی جیپ میرے ہتھے لگ جایا کرتی تھی۔ چنانچہ اکثر امیر صاحب ضلع، مربی صاحب یا قائد صاحب کے ہمراہ ضلع کی مختلف جماعتوں کے دورے کا موقع ملتا رہتا۔ اور ہر بار خوشی کی خبروں کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے تکلیف دہ حالات کا بھی سامنا کرنا پڑتا کہ وجود چور چور ہو جاتا۔ بعض اوقات یوں محسوس ہوتا۔ جسم کچل دیا گیا ہے اور روح ڈھیروں بوجھ تلے دب گئی ہے۔ ایسے میں جو وجود ہمیشہ ڈھارس، تسلی اور ولولہ نو کا باعث بنتا۔ وہ سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب کا وجود تھا۔ تھکے ماندے۔ زخموں سے چور۔ پژمردہ چہرے لئے حاضر ہوتے اور اس تبسم اور متبرک وجود سے مسکراہٹیں اور جواں حوصلے لے کر واپس آتے۔ کبھی اپنے دلکش شیریں کلام سے ساری تھکنیں دور کر دیتے۔ کبھی اسلاف کی قربانیوں کے تذکرے سنا کر ولولے تازہ کرتے۔ کبھی صرف خاموشی سے پیغام دیتے کہ ان موٹے موٹے شیشوں کے پیچھے چھپی ہوئی گہری آنکھوں میں جھانک کر دیکھو۔ نیلگوں سمندروں میں پوشیدہ کتنے طوفانوں کا پتا دے رہی ہیں، پھر بھی سطح پر کیسی پرسکون ہیں۔ اس سرخ و سپید چہرے پر چھائی ہوئی زردی کی تہوں کو پلٹ کر دیکھو۔ کیسی کیسی صحرانوردی، کیسی کیسی دشت گردی کی خبر دے رہی ہے۔ غرض اس دور ابتلاء میں خدا نے اس وجود کو ہمارے لئے رحمت و رأفت کی چٹان بنا دیا، جو اکیلی طوفانوں میں سر اٹھائے ہر دکھ اپنے سینے پر سہہ رہی ہو اور مسلسل رہ منزل کا نشان بنی ہو۔

کبھی گزرتے گزرتے صدیقی صاحب حال پوچھتے "چراغ منزل" پر رک جاتا۔ ان کی اہلیہ محترمہ اور بچوں کی ایسی محبت تھی کہ کسی حالت میں دروازے سے واپس نہ لوٹنے دیتے۔ لازماً اندر بٹھا لیتے۔ اور انتہائی منع کرنے کے باوجود صدیقی صاحب کو اطلاع دے دیتے میری طبیعت پر یہ بات بڑی گراں گزرتی کہ ایک بزرگ شخص بیماری کی حالت میں نہایت تکلیف اٹھا کر دوسری منزل سے نیچے اترے۔ مگر یہ ممکن نہ تھا کہ ایک بار حاضر ہو جاتا۔ تو زیارت سے محروم رہتا۔ یوں لگتا ہے۔ انہیں گوارا ہی نہیں تھا کہ در پر آئے ہوئے کسی فقیر کو خالی ہاتھ جانے دیتے۔ اگر کوئی محبت کی بولی دے کر آیا ہے، تو اس کے کشکول کو اس سے بہتر محبت کی جزا سے بھرے بغیر انہیں چین نہ آتا تھا۔ ان کی یہ محبتیں تھیں، جو خاص و عام کو ان کا دیوانہ بنائے رکھتیں۔ وہ بالکل سادہ، بالکل بے ریا۔ بالکل بے لوث تھیں۔ ان کی تہہ میں ایک بے پایاں عشق پوشیدہ تھا۔ جس کے منبع میں سچی محبت کا اک چشمہ رواں موجزن تھا۔ اپنے رنگ میں بے مثل اور بے نظیر تھا۔ اور وہ تھا امامت سے بے پناہ عشق۔ امام وقت سے دیوانہ وار قلبی تعلق اور عقیدت۔

میں نے صدیقی صاحب کے عشق امامت کو بے نظیر کہا ہے۔ کسی مبالغے کی بنا پر نہیں۔ ایک ٹھوس حقیقت کی بنا پر۔ کیونکہ سچا عشق بہرحال بے نظیر ہی ہوتا ہے۔ اس کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ کسی دیکھنے والے کی نظر میں وہ کمتر یا برتر ہو سکتا ہے۔ مگر اپنے طور پر، اپنی استعداد میں، اپنی قدرت میں وہ فنا کی انتہا رکھتا ہے۔ فدائیت کی معراج ہوتا ہے۔ اپنا سب کچھ لٹا دینے کا حوصلہ اور عزم رکھتا ہے۔ سچا عشق چاہے بادشاہ کا ہو یا فقیر کا ایک برابر ہوتا ہے۔ وہ بادشاہوں سے تخت چھڑانے کا ملکہ رکھتا ہے اور فقیروں کو تخت کا وارث بنانے کا وسیلہ بن جاتا ہے۔

باوجود اپنی علمی کم مائیگی، تفاوت عمری اور ذوق شعرو سخن سے عاری ہونے کے میری صدیقی صاحب سے قلبی تعلق کی ایک خاص وجہ تھی۔ اور وہ تھی اک درد مشترک۔ ایک مشترکہ محبوب کی جدائی کا صدمہ۔ غم ہجراں کی کسک۔ کچھ کھو دینے کا غم، کچھ پا لینے کی حسرت۔

یہ عشق ایسا روگ ہے۔ چھپائے چھپ نہ پائے ہے
یہ درد ایسا درد ہے، جو بانٹے بڑھتا جائے ہے

اور فی الحقیقت اس عشق کا لطف ہی نرالا ہے۔ اس میں رقابت کا تصور ہی جدا ہے۔ یہاں تو اسی تمنا میں عمر عزیز کٹتی ہے کہ میرے محبوب کے چاہنے والے اور بھی ہوں۔ اس کے قدموں میں نچھاور ہونے۔ اس کی چاہتوں میں شریک ہونے والے اور بھی بڑھیں۔

کوئے جاناں کو رقیب ہمنوا کے ہیں قدم اٹھے
میں لوں اس کی بلائیں خیر ہو اس کی، نہ وہ بھٹکے
تجھے اپنا نہ کیوں سمجھوں، تو ساقی میرے ہمدم کا
ترے صدقے نہ کیوں جاؤں، تو راکھی میرے بالم کا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

حضرت مولوی دلپذیر کا کلام

قریباً ایک سو سال پہلے پنجابی ادب اور شعرو شاعری میں مولوی محمد دلپذیر صاحب کا مقام بہت نمایاں اور اونچا تھا۔ آپ نے چالیس سے زیادہ کتب شائع کیں۔ وعظ و نصیحت آپ کا خاص موضوع تھا۔ پنجاب کے دیہات میں آپ کا کلام بہت مقبول تھا۔ آپ کی ان نیک مساعی کی قبولیت کا ایک نشان آپ کے نامور فرزند ڈاکٹر مولوی منظور احمد صاحب تھے۔ آپ بھی پنجابی کے بلند پایہ شاعر تھے۔ امام المتقین کے نام سے آپ کی کتاب 1937ء (غالباً) میں شائع ہوئی۔ کتاب کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی 1946ء میں نظر ثانی اور اضافوں کے ساتھ دوبارہ شائع ہوئی۔ پنجابی زبان میں دعوت الی اللہ کے لئے نہایت مفید موثر مواد پر مشتمل ہے۔

ابتدا میں "تحدیث نعمت تے شکر الٰہی" کے عنوان کے تحت 41 اشعار کی ایک نظم ہے جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

لکھ لکھ شکر خدایا تیرا کیا تدھ کرم کمایا
زندگی وچہ ایہہ موقع مینوں تدھ عطا فرمایا
اکھیں آپ کتاب اپنی دی دیکھ لئی منظوری
چند روزاں وچ ہو گئی اسدی ملکاں تے مشہوری
لیگئے ہتھو ہتھ اٹھا کے شہر گراواں والے
مسلے سہل زبان پنجابی آون سمجھ سو کھالے
بہت سعادتمند بھراواں اس تھیں نفع اٹھایا
رب ایمان لیاون والا شرف عطا فرمایا
دوروں دوروں آئے کتنے ملن شوق پیاروں
کتنے بھائیاں چٹھیاں مینوں لکھیاں باجھ شماروں
نا میں طعن کسے تے آکھیا نا میں برا الایا
نال آرام محبت سیتی بھایاں نوں سمجھایا
جس دے پلے حق ہووے اس کس گلوں گھبرانا
کاہنوں اس نے برا الانا کاہنوں جوش دلانا
میں ہن نظر دوبارہ کرکے چھاپی دوجی واری
نالے کجھ اضافہ کیتا نال خدا دی یاری
پڑھنے سننے والیاں نوں خود سمجھ عطا فرمائیں
فضلوں نور ہدایت والا سبھنا دے دل پائیں

شان ذوالجلال و صفات لازوال کے عنوان سے حمد باری تعالیٰ کے نہایت موثر اشعار میں بطور نمونہ چند اشعار پیش ہیں

اللہ سبھ تعریفاں والا کامل صفتاں والا
ساریاں کامل صفتاں دا او جامع حق تعالیٰ
ہے ابدالاباد اوسدی ایہہ صفت مکمل آئی
سبھے صفتاں کامل اوسدی ناقص مول نہ کائی
اللہ نام سدا وے ہکو ذات خدا دی عالی
کوئی صفت معطل اوسدی کدیں نہ ہوون والی
جیویں اوہ مڈ قدیموں خالق خلق بناون والا
اوسے طور برابر رازق رزق پوچاون والا
جے اوہ اگے خالق ہیسی پیدا کرنے والا
اج بھی ہے اوہ خالق اونویں کدیں نہ ہرنے والا
جے او اگے قادر ہیسی کامل قدرت والا
ہن دی اوسنوں قدرت ساری منکر دا منہ کالا
دسو کیہڑی صفت جو اوس وچ اگے ہندی آہی
اے پر ہن اوہ رہی نہ باقی اندر ذات الٰہی

نعت کے کچھ اشعار پیش ہیں

جتنے نبی خدا نے بھیجے اپنے فضل کمالوں
ہے محبوب محمدؐ اوسدا افضل سبھناں نالوں
سبھ نبیاں تھیں اوچا درجہ پاک نبی سرور دا
اوسدے جیہا ہور نہ کوئی ایہہ سب دا سرکردا
نا کوئی پچھے ہویا ایسا نا کوئی ہوسی اگوں
نبی محمد درجہ پایا [illegible]را سارے جگوں
کامل پاک رسول ہے [illegible] پاک کتاب پیاری
کامل درجہ کیں نہ بخشے اوسدی تابعداری
ہر قسماں دا کوثر فضلوں بخشیا اللہ سائیں
بھر بھر جام پلاون اپنیاں تابعداراں تائیں

خاتمہ کے آخری اشعار میں آپ فرماتے ہیں۔

بھاویں عیباں نال خدا [illegible]لوں بھریا میرا
من اولاد نہ چھوڑاں پھر بھی کدیں دوارہ تیرا
عیباں دا اقراری اے پر باغی کسے نہ گلوں
دیکھیں عیب نہ میرے ویکھیں رحمت اپنی ولوں

قریباً دو سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب نہایت موثر سادہ مگر دلنشین اشعار پر مشتمل ہے۔ آج سے پون صدی پہلے احمدی احباب بالخصوص دیہاتی لوگوں میں یہ کتاب مقبول ترین کتابوں میں شمار ہوتی تھی۔ ہماری جماعت کا پنجابی لٹریچر بہت کم ہے اس کتاب کی دوبارہ اشاعت بہت مفید ہو سکتی ہے۔

بقیہ صفحہ 3

15-20 روپے ماہوار ہوتی ہے۔ اور اتنی تنخواہ ہم ان (مربیوں) کو دیں گے۔ میرا خیال ہے کہ ایسے ہی درجہ اور اتنی ہی تعلیم کے نوجوانوں کو دینی مسائل سمجھا کر ہم انہیں (دعوت الی اللہ) کے لئے مقرر نہ کریں۔ انہیں ایک سال میں موٹے موٹے دینی مسائل۔ مثلاً نکاح (-) جنازہ وغیرہ کے متعلق احکام سکھا دیئے جائیں۔ (کلام الٰہی) کا ترجمہ پڑھا دیا جائے۔ کچھ احادیث پڑھائی جائیں سلسلہ کے ضروری مسائل پر نوٹ لکھا دیئے جائیں۔ تعلیم و تربیت کے متعلق ان کو ضروری ہدایات دی جائیں اور انہیں سمجھا دیا جاوے کہ بچوں کو کس قسم کے اخلاق سکھانے چاہئیں اور اس غرض سے انہیں ایک دو ماہ خدام الاحمدیہ میں کام کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا جائے اور یہ سارا کورس ایک سال یا سوا سال میں ختم کرا کے انہیں دیہات میں پھیلایا جاوے۔ ایک ایک ضلع میں دو دو تین تین مقرر کئے جائیں۔ جہاں زیادہ احمدی ہوں وہاں کچھ زیادہ اور جہاں کم ہوں کم رکھے جائیں۔ اور ہر ایک کو ارد گرد کے پندرہ بیس دیہات میں (دعوت الی اللہ) کا کام سپرد کر دیا جائے۔ مگر یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ایسے نوجوان (دعوت الی اللہ) کرنے کے لئے جوش رکھتے ہوں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس قسم کے پندرہ بیس ہزار آدمی محکمہ تعلیم میں ملازم ہیں۔ اگر وہ تعلیم کے لئے ایسا کر سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کے درجہ کے احمدی نوجوان (دعوت الی اللہ) کی خاطر اپنی زندگیاں وقف نہ کریں۔ اگر وہ تنخواہ پر تعلیم کا کام کر سکتے ہیں تو احمدی نوجوان اسی تنخواہ پر (دعوت الی اللہ) کا کام کیوں نہیں کر سکتے۔

پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس سکیم کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں اور اپنے اپنے ہاں کے ایسے نوجوانوں کے جو پرائمری یا مڈل پاس اور لوئر پرائمری مدرسوں جیسا گزارہ لے کر (دعوت الی اللہ) کا کام کرنے پر تیار ہوں ان کے نام فوراً بھجوا دیں۔ تا ان کے لئے تعلیم کا کورس مقرر کرکے انہیں (دعوت الی اللہ) کے لئے تیار کیا جا سکے۔

ممکن ہے اس تجویز پر غور کرکے سال سے کچھ زیادہ کا کورس مقرر کیا جا سکے اور کچھ طب بھی ان کو سکھا دی جاوے تا کہ وہ (دعوت الی اللہ) بھی کریں اور مطب بھی۔

اس تجویز کے ماتحت پہلے تو تھوڑے آدمی لئے جا سکیں گے۔ جنگ کا زمانہ ہے اور گرانی بہت ہے۔ ابھی انجمن پہلا قرضہ بھی اتار نہیں سکی گو بہت سا حصہ اتارا جا چکا ہے اس لئے میرا ارادہ ہے کہ پہلے صرف 15-20 آدمی ہی لئے جائیں اور تین چار اضلاع میں تجرباً کام شروع کیا جائے۔ ہر تحصیل میں ایک ایک (مربی) مقرر کیا جاوے اور اس طرح تجربہ کیا جاوے کہ ان کے اثر کے نیچے کس طرح جماعت ترقی کرتی ہے۔

پس جو نوجوان اتنی تعلیم رکھتے ہوں اور جن کے سامنے دنیوی لحاظ سے کوئی بڑی نوکری نہ ہو وہ (دعوت الی اللہ) کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں پہلے اپنے اخلاق درست کریں۔

پس میں جماعتوں اور عہدیداروں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ میرا یہ خطبہ سنا کر تحریک کریں کہ ایسے نوجوان جو اس درجہ اور اس قابلیت کے ہوں اور تیار ہوں کہ سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ ان کے نام ارسال کریں۔ ہاں یہ مدنظر رہے کہ وہ دیندار (عبادات) میں باقاعدہ اور دین میں ترقی کرنے کے خواہشمند ہوں لڑاکے نہ ہوں۔ جھوٹ سے کلی طور پر بچنے والے ہوں۔ دیانتدار ہوں اور محنتی بھی۔ انہیں ایسی دینی تعلیم دے کر جو دیہات میں کام آ سکتی ہو اور کچھ طب بھی سکھا کر باہر بھیجا جائے گا اور اس طرح وہ پریکٹس کرکے اپنی آمد بھی بڑھا سکیں گے۔

دیہات میں دیہاتی (مربی) ہی کام کریں گے۔ کیونکہ دیہاتیوں کے لئے وہی زیادہ موثر باتیں کر سکتے ہیں وہ اگر کسی جگہ جائیں تو یہ امید نہیں رکھتے کہ ہمارے لئے بہت زیادہ صاف ستھرے برتن لائے جائیں۔ عمدہ دستر خوان بچھایا جائے بلکہ جیسے برتن وغیرہ زمینداروں کے ہاں ہوتے ہیں ان میں بے تکلفی سے کھا سکتے ہیں اور بالکل ان جیسے ہی نظر آتے ہیں۔ اس لئے دیہاتی ان کی باتوں کو زیادہ اچھی طرح سن سکتے ہیں۔

دیہاتی مدرسین جن دیہاتی جماعتوں کو مقامی طور پر مدرسین کی ضرورت ہو اور جماعتیں اپنے طور پر فائدہ اٹھانا چاہیں وہ اپنے آدمی یہاں بھیج دیں۔ ہم ان کو پڑھائیں گے۔ نگرانی ہم کریں گے خرچ وہ کریں گے۔ اس طرح سے ان کو فائدہ ہو جائے گا۔ بے شک بوجھ تو پڑے گا۔ لیکن ان کو مستقل مدرس مل جائے گا۔ پس جو جماعتیں اس بوجھ کو اٹھا سکتی ہیں اور وہ سمجھتی ہیں کہ ہمارے ہاں امام اور مدرس کی ضرورت ہے جو بچوں کو دینیات کی تعلیم دے تو وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ خرچ ان کا ہوگا اور نگرانی ہماری طرف سے ہوگی۔ ان کے آدمی مفت میں یہ تعلیم حاصل کر لیں گے۔

حضرت امام جماعت الاول کے جوش دعوت الی اللہ کے بارے میں حضرت یعقوب علی تراب لکھتے ہیں۔

چوٹ اور اس کی تکلیف۔ کم خوابی اور اس کا کرب۔ ضعف اور ناتوانی۔ ایک طرف۔ مگر اس حالت میں دعوت الی اللہ کا جوش ایسا ہے کہ برادرم مفتی محمد صادق واپس آئے تو بڑے شوق سے ساتھ ان کے حالات سفر کو غیر معمولی طور پر سنا۔ اور دعوت الی اللہ کا جو کام ان حصوں میں ہوا اس کی تفصیل معلوم کرکے بہت خوش ہوئے۔ پھر خواجہ صاحب (خواجہ کمال الدین صاحب) جب پہلی مرتبہ عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ علی گڑھ میں جو لیکچروں کا انتظام ہوا ہے اس میں پہلا لیکچر میرا ہے صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کا تار آیا تھا مگر آپ کی ناسازی طبع کے باعث میں نے انہیں اطلاع دی کہ میں نہیں آ سکتا۔ اس پر انہوں نے بذریعہ تار حضرت صاحب کی اجازت لی ہے اور مجھے بلا کر کہا کہ جب تک حضرت کی طبیعت درست نہ ہو نہ آؤ۔ فرمایا۔ "نہیں۔ میری علالت اس دعوت الی اللہ کے کام میں روک نہ ہو۔ وہاں ضرور جانا چاہئے۔ انہیں لکھ دو کہ میں اپنے وجود کو کسی طرح پر بھی دین حق کے کام میں روک نہیں بنانا چاہتا۔ میری آرزو تو یہ ہے کہ میں دین حق ہی کی خدمت میں زندگی پوری کر دوں۔ تم ضرور جاؤ۔"

(الحکم 7 جنوری 1911ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بحرین کے بارے میں ایران پر امریکی الزامات

امریکہ ہمیشہ اس کوشش میں رہتا ہے کہ وہ حکومتیں جو اس کے نیو ورلڈ آرڈر کے مطابق چلنے کو تیار نہیں ہیں ان کے خلاف کوئی نہ کوئی کارروائی اور پراپیگنڈہ کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دے۔ ایسی حکومتوں میں سے ایران اس کا سب سے بڑا ہدف ہے۔ پچھلے دنوں بحرین کی حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک سازش پکڑی گئی تو اس کا ذمہ دار بھی ایران ہی کو ٹھہرایا گیا جبکہ ایران نے اس کی سختی سے تردید کی۔ اب پھر امریکہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ ایران کے خلاف اس سلسلے میں الزامات کو بڑی سنجیدگی سے لیتا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق امریکہ کا کہنا ہے کہ ایران علاقے میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہے ایران نے بحرین کی حکومت کے مخالفین کے ساتھ رابطے قائم کر رکھے ہیں اور ہم بحرین کی حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی کسی بھی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

دریں اثنا ایران برابر ان الزامات کی تردید کر رہا ہے ایران کے وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نے کہا ہے کہ ان کی حکومت بحرین کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے الزامات کے سلسلے میں ایک مشن وہاں بھیجنے کے لئے تیار ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق انہوں نے ایران کی اس پیش کش کا بھی اعادہ کیا ہے کہ وہ بحران کی سنی حکومت اور بحرین کی اکثریتی شیعہ مسلمان آبادی کے درمیان ثالثی کے لئے تیار ہے۔

ooo

حزب اللہ مجاہدین کا اسرائیل پر حملہ

پچھلے دنوں اسرائیل اور حزب اللہ ملیشیا کے درمیان جنگ بندی کی اطلاعات ملی تھیں لیکن جلد ہی اس جنگ بندی کے باوجود دونوں فریقوں نے ایک دوسرے پر حملے شروع کردئے اور جنگ بندی کی ان خلاف ورزیوں کے لئے ایک دوسرے کو مطعون کرنا شروع کردیا۔ اس کے بعد پھر کچھ عرصہ چپ رہی لیکن اب پھر اسرائیل نے لبنان کی شہری آبادی پر دوبارہ بمباری شروع کردی ہے۔ اسرائیلی ریڈیو نے خود اس بمباری کی اطلاع دی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ حزب اللہ کے چھاپہ ماروں نے خودکار ہتھیاروں اور ٹینک شکن راکٹوں سے اسرائیلی فوجی دستوں پر حملہ کیا ان حملوں میں 9۔ اسرائیلی فوجی ہلاک ہو گئے۔ اس کے جواب میں اسرائیلی فضائیہ نے لبنان پر پروازیں کیں اور شہری آبادی پر بم برسائے۔

ان واقعات سے صورت حال سخت گھمبیر ہو گئی ہے۔ اور اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نتن یاہو نے جنوبی لبنان میں حزب اللہ چھاپہ ماروں کے خلاف زور دار کارروائی کا حکم دیا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق اسرائیلی وزیراعظم نے کہا ہے کہ وہ اس گھمبیر صورت حال سے اپنے انداز سے نمٹیں گے۔ مگر انہوں نے وضاحت نہیں کی کہ وہ اب کیا کارروائی کس انداز میں کرنا چاہتے ہیں۔ بہرحال انہوں نے کہا ہے کہ اس صورت حال کا تقاضا ہے کہ حزب اللہ کے خلاف ثابت قدمی کے ساتھ اور زور دار انداز میں کارروائی کی جائے۔

دریں اثنا امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نکولس برنز نے حزب اللہ مجاہدین سے اپیل کی ہے کہ وہ جنوبی لبنان میں اسرائیلی فوجیوں پر حملے بند کردیں۔ کیونکہ ان حملوں کی وجہ سے مشرق وسطیٰ امن مذاکرات میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے انہوں نے کہا کہ اسرائیل میں نئی حکومت کی تشکیل ہونے والی اس لئے ہم عرب ممالک اور حزب اللہ مجاہدین سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے امن مذاکرات پر منفی اثر پڑے۔

ooo

اسرائیلی وزیراعظم کی طرف سے یروشلم کی تقسیم کی مخالفت

اسرائیل کے وزیر اعظم بنجمن نتن یاہو نے اگرچہ مکمل طور پر تو اپنا آئندہ پروگرام کا اعلان تو نہیں کیا ہے لیکن دو باتوں پر وہ اپنی پالیسی کا واضح اعلان کر چکے ہیں۔ اول یہ کہ وہ آزاد فلسطینی ریاست کی اجازت نہیں دیں گے اور نہ ہی بیت المقدس میں فلسطینی ریاست کا دارالحکومت بننے دیں گے کیوں کہ اگر وہ ایسا کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یروشلم کو تقسیم کیا جائے جس کی وہ ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ کیونکہ یروشلم یہودیوں کے لئے مقدس ترین جگہ ہے اور اس کی تقسیم یہودی کسی طرح بھی اجازت نہیں دیں گے۔ اس کے علاوہ یہودی وزیراعظم نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ وہ امن مذاکرات چاہتے ہیں مگر جولان کی پہاڑیاں شام کو واپس نہیں کریں گے۔ بی بی سی کے مطابق انہوں نے کہا کہ شام کے ساتھ کشیدگی میں کمی اور اعتماد کی باہمی فضا کے قیام کے لئے ان کے ذہن میں اپنا ایک خاکہ ہے۔ حالانکہ شام ہمیشہ سے اس بات پر مصر رہا کہ جب تک گولان کی پہاڑیاں واپس نہیں کی جاتیں اسرائیل کے ساتھ کسی قسم کی بھی امن بات چیت ناممکن ہے۔

اسرائیلی وزیراعظم کی ان تمام باتوں پر عرب ممالک اور ان کے لیڈروں نے سخت رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ شام مصر اور سعودی عرب کی سربراہ کانفرنس ختم ہو چکی ہے جس کے بعد سعودی ولی عہد نے کہا ہے کہ ہم اسرائیل کے زیر نگین نہیں ہیں۔ ہم تو صرف برابری کی بنیاد پر امن کے خواہاں ہیں۔ لیکن اسرائیل کے وزیراعظم کے بیانات قیام امن کی خواہشات کے منافی ہیں۔ اسی طرح دمشق ریڈیو کے اعلانئے میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی وزیراعظم کے بیانات امن کے سراسر منافی ہیں۔ ان سے بعض دوسرے خطرات کا بھی پتہ چلتا ہے جو صورت حال کو خراب کرسکتے ہیں۔ مصر کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ شام مصر اور سعودی عرب نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام عرب ملکوں کا ایک اجلاس بلایا جائے جو اسرائیل کے ساتھ امن کے عمل کے سلسلے میں مستقبل کا تعین کرے۔ ایک فلسطینی وزیر نے کہا ہے کہ نئی اسرائیل حکومت کا سیاسی پروگرام اعلان جنگ ہے۔ اسرائیل نے نتن یاہو کے اعلان کردہ پروگرام پر عمل کیا تو مشرق وسطیٰ میں امن مذاکرات تباہ ہو جائیں گے۔ یہ پروگرام عرب دنیا کے خلاف اعلان جنگ ہے۔

بقیہ صفحہ 4

یہ وہ دور تھا، جب محبوب آقا کی جدائی کا غم بہت تازہ تھا۔ اس زخم کو کریدنا بھی بھلا لگتا۔ اس کو ہرا رکھنا بھی دل کو بھاتا۔ جتنا وہ رستا۔ اتنا ہی گداز بخشتا۔ جتنا وہ چھڑتا، اتنا ہی سوز سے ہمکنار کرتا۔ اور یہ درد تھا بھی دو آتشہ۔ وہ محبوب جس کی جدائی میں ایک دنیا بے قرار تھی۔ وہ اپنے پیاروں کی دوری میں ان سے بڑھ کر تڑپ رہا تھا۔ اور بالآخر یہ تڑپ ایک درد بھرے خوبصورت کلام میں ڈھل گئی۔ ان دنوں حضرت صاحب کی نظم:

کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا

نے ایک جہاں کو تڑپا دیا اس کی کسک، اس کا سوز گویا ہر دل کی دھڑکن تھا۔ کئی احمدی شعراء نے بھی اس درد میں ڈوب کر اسی رنگ میں طبع آزمائی فرمائی۔ سید اسماعیل صدیقی صاحب نے بھی اس کے جواب میں آقا کی خدمت میں "تیری جدائی کا لمحہ لمحہ" نامی نظم بطور ہدیہ نذرو عقیدت پیش کیا۔ مجھے علم نہیں۔ ان کا وہ کلام منظر عام پر آیا یا نہیں۔ مگر میری خوش قسمتی ہے کہ براہ راست صدیقی صاحب سے اسے سننے کا شرف حاصل ہوا اور پھر گویا وہ ہمیشہ کے لئے میرے دل کی آواز بن گیا۔ اس کے چند اشعار حاضر خدمت ہیں۔

وطن سے لندن کو جانے والو! نصیب اپنا جگانے والو
میرے غریب الدیار آقا کو جھک کے میرا سلام کہنا
سلام کہنا، سلام کہہ کر انہیں بصد احترام کہنا
کہ خوں کے آنسو رلا گیا ہے تیرا وہ شیریں کلام کہنا
وطن میں تیرے بغیر گلشن کی ڈالی ڈالی تڑپ رہی ہے
اداسیوں کے مہیب سائے ہیں چھا رہے ہیں صبح و شام کہنا
بڑا اذیت رساں ہے آقا تیری جدائی کا لمحہ لمحہ
ترس رہے ہیں تیری زیارت کو میرے آقا عوام، کہنا
تمہاری راہوں میں میرے آقا ہماری آنکھیں بچھی ہوئی ہیں
خدا کرے آپ جلد لوٹیں یہاں بصد احتشام کہنا
تیری محبت تیری عقیدت کی شمعیں روشن ہیں میرے دل میں
دعا کریں کہ خدا میری چاہتوں کو بخشے دوام، کہنا
نہیں مجال سخن اگرچہ یہ حوصلہ ہے دل حزیں کا
وگرنہ احسنؔ تو ہے فقط تیری جوتیوں کا غلام، کہنا

اس کلام کا درد سینے میں سمیٹے میری بے قراریاں بڑھتی گئیں اور بالآخر خدائے کریم و قدوس کی قدرتوں نے وہ دن دکھایا، جب ۱۹۸۹ء میں آقا کے قدموں میں حاضر ہو کر انہیں قرار مل گیا۔ محبوب کے سینے سے لپٹ کر گویا صدیوں کی کلفتیں دور ہو گئیں۔ ہزاروں میل مسافت کی تھکنیں اور کوفتیں یکبارگی تمام ہوئیں۔ ہر دکھ، ہر غم بھول گیا۔ ہر کرب راحت جاں کے سرور میں بدل گیا۔ ہر درد کیف ماضی کا روپ دھار گیا۔

مگر اب سالوں بعد بزرگ صدیقی کی موت نے اس ہلکی سی کسک کو ایک بار پھر نمایاں کردیا۔ اس معمولی سی چبھن کو واضح کردیا، جو پھانس کی طرح میرے سینے میں پیوست رہی۔ وہ وجود جس کی صحبت نے عشق کی راہوں میں میرے آتش شوق کو بھڑکایا۔ جس کے کلام نے میرے ذوق و جنوں کو نکھارا۔ جس کی تڑپ اور تمنائیں میرے لئے راہ منزل بن گئیں۔ جس کے صبر اور قرار نے میری بے قراریوں کو اتنا بڑھایا کہ قفس کے بندھنوں کو توڑتا ہوا نچے ہوئے پروں سمیت دیوانہ وار محو پرواز محبوب کے قدموں میں جا گرا۔ خدا جانے اس سبیل سفر کی آنکھیں بھی آقا کے دیدار سے ٹھنڈی ہوئیں کہ نہیں۔ اس کے سلگتے سینے کو بھی محبوب سے لپٹ کر قرار نصیب ہوا کہ نہیں۔

یہ سوچ کر میرے جذبات کی باگیں کھنچ سی گئیں۔ کیف و سرور کے لحات پھیکے پڑنے لگے۔ اپنی کامیابی پر نازاں ہونے کی بجائے شرمندہ سا ہونے لگا۔ اس خیال نے میرے شوق پرواز پر منوں بوجھ ڈال دیا۔ منزل کی تلاش میں کتنے کارواں نکلتے ہیں۔ کتنے مسافر رخت سفر باندھتے ہیں۔ مگر کتنے مراد پاتے ہیں۔ کچھ گرد راہ ہو جاتے ہیں۔ کچھ مہمیز سفر بن جاتے ہیں۔ تھوڑے ہی منزل کو پہنچتے ہیں۔ مگر ان پہنچنے والوں کے جلو میں پیچھے رہ جانے والوں کی قربانیوں کی لڑی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب کا وجود بھی انہیں قربانیوں کی یاد دلاتا رہے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل

کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

پیر 17- جون 1996ء

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقامع العرب
6-00 دیگر پروگرام
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر158(دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے- سبق نمبر20(دوبارہ)
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 16- جون 96ء (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر8(دوبارہ)
11-00 اراؤنڈدی گلوب- صحرامیں احمدیت-حصہ دوم
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام خطبہ 95-6-9
1-00 لقامع العرب 96-6-13(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردوپروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر158(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر8(دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-17(نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ
8-00 لقامع العرب نمبر43(نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر10(نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر159(نیا)
1-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
1-30 بیعت اولیٰ از امام راشد صاحب 94-3-23
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-17
3-00 فرنچ زبان سیکھئے- سبق نمبر18
3-30 احمدی مربیان کی قربانیاں- 94-4-2

منگل 18- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ- تربیت اولاد- سبق نمبر10 (دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر43(دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات روحانی خزائن
6-30 بیعت اولیٰ از امام راشد صاحب 94-3-23
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانی سیکھئے- سبق نمبر159(دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے- سبق نمبر18(دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-17
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر10(دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ
12-00 پشتو پروگرام- خطبہ 94-6-16
1-00 لقامع العرب نمبر43(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردوپروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر159(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر10(دوبارہ)
5-00 فرام دی آرکائیوز- تربیت کے موضوع پر خطبہ 89-2-3
6-00 ترجمہ کلام الٰہی- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-18
7-00 طبی معاملات پر گفتگو-
7-30 عادل بن سعد کے ساتھ
8-00 لقامع العرب نمبر44(نیا)
9-00 نارویجین پرور گرام- ... اصول کی فلاسفی نمبر8
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر9
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر160(نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات نمبر27
1-30 عطاءالواحد صاحب کے ساتھ انٹرویو
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-18(دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر17
3-30 حکایات شیریں- نمبر5(نیا)

بدھ 19 - جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر9(دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر44(دوبارہ)
6-00 ا...ونڈدی گلوب- ہماری کائنات نمبر27
6-30 عطاءالواحد صاحب کے ساتھ انٹرویو
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر17(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں- نمبر5(دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ 96-6-18 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر9(دوبارہ)
11-00 طبی معاملات کے متعلق گفتگو
11-30 دیگر پروگرام
12-00 (دوپہر) روسی پروگرام
1-00 لقامع العرب نمبر44(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردوپروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر160(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر9(دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 نیچرل کیور-ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق 96-6-19(نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی دلبر میرا یہی ہے- از چوہدری ہادی علی صاحب
8-00 لقامع العرب نمبر45(نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام راشد صاحب سبق نمبر1(نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر161(نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- فلاور اریجمنٹ از مسز ایچ فاروقی اور مسز ساجدہ کھوکھر 94-3-17
2-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-6-19(دوبارہ)
3-00 عربی سیکھئے- سبق نمبر4(دوبارہ)
3-30 عربی پروگرام- قصیدہ نظم

اطلاعات و اعلانات

اعلان دارالقضاء

○ (مکرمہ بشیر النساء صاحبہ بابت ترکہ حرمت بی بی صاحبہ)

مکرمہ بشیر النساء صاحبہ مکان نمبر24/24 محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ نے درخواست دی ہے- کہ ان کی والدہ محترمہ حرمت بی بی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں- ان کے نام قطعہ نمبر24/26 واقع محلہ دارالرحمت ربوہ رقبہ دس مرلے میں سے 170 مربع فٹ الاٹ شدہ ہے- لہٰذا ان کا یہ حصہ ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے- ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے-

1- مکرم نذیر احمد صاحب (بیٹا)
2- مکرم عبد السلام صاحب (بیٹا)
3- مکرم عبد المنان صاحب (بیٹا)
4- مکرمہ بشیر النساء صاحبہ (بیٹی)
5- مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)
6- مکرمہ نصرت مبارکہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے- کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں-

○ (مکرم خواجہ منصور احمد صاحب بابت ترکہ خواجہ مجید احمد صاحب)

مکرم خواجہ منصور احمد صاحب مکان نمبر7/16 دارالصدر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے- کہ ان کے والد خواجہ مجید احمد صاحب ولد خواجہ محمد شریف صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- ان کے نام قطعہ نمبر7/16 واقع محلہ دارالصدر برقبہ 17 مرلے 258 مربع فٹ الاٹ شدہ ہے- لہٰذا یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے- دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں- ورثاء کی تفصیل درج ہے-

1- مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم خواجہ نصیر احمد صاحب (بیٹا)
3- مکرم خواجہ منیر احمد صاحب (بیٹا)
4- مکرم خواجہ منصور احمد صاحب (بیٹا)
5- مکرم خواجہ نوید احمد صاحب (بیٹا)
6- مکرمہ ناصرہ جبیں صاحبہ (بیٹی)
7- مکرمہ بشریٰ طاہرہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے- کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں-

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

ہدایت موجود ہے ابھی تک تمہارے ہاتھ میں نہیں رہی- تمہارے بس کا روگ نہیں رہا- یہ لوگ اگر کبھی ہدایت پائیں گے تو خدا کے فضل سے پائیں گے ورنہ نہیں-

(از خطبہ 5-اپریل 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو کی صدارت میں پی- ڈی- ایف کا اجلاس ہوا- جس میں پنجاب میں بلدیاتی انتخابات ستمبر میں کرانے کا فیصلہ کیا گیا لیکن انتخابات جماعتی یا غیر جماعتی بنیادوں کا مسئلہ حل نہ کیا جا سکا- جبکہ باقی تین صوبوں میں الیکشن سال کے آخر میں ہوں گے- نئی انتخابی فہرستیں عدالت عظمیٰ میں چیلنج ہونے کے بعد انتخابات اب پرانی فہرستوں پر ہی کرائے جانے کا امکان ہے- اس کے علاوہ آزاد کشمیر کے الیکشن میں پی ڈی ایف کی مشترکہ انتخابی مہم چلانے کا فیصلہ کیا گیا- اجلاس میں بجٹ کے خلاف اپوزیشن کی ممکنہ تحریک سے سیاسی طور پر نبٹنے کی حکمت عملی وضع کی گئی- بے نظیر کی "سرے" میں جاگیر کی خرید کا مسئلہ زیر بحث آیا- مسلم لیگ (ج) کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ نے اس سلسلے میں سخت رویہ کا اظہار کیا اور پوزیشن واضح کرنے کو کہا- چٹھہ نے وزیراعظم پر زور دیا کہ وہ الزام تراشی کرنے والے اخبارات اور اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف مقدمات کریں- اجلاس میں پاور شیئرنگ کے تنازعہ پر بھی گفتگو کی گئی- وزیراعظم نے کہا کہ انہیں مخلوط حکومت کی مشکلات کا احساس ہے اور دونوں پارٹیوں کو چاہئے کہ ایک دوسرے کی مجبوریوں سے فائدہ نہ اٹھایا جائے-

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان خان نے گیارہ متاثرہ ججوں کے روبرو پیش ہونے والے مقدمات کی فہرستیں منسوخ کر دیں- اور انہیں ڈویژن بنچوں سے نکال دیا ہے- ان ججوں کی عدالتوں سے فائلیں بھی اٹھوا لی گئی ہیں محفوظ کئے گئے فیصلوں کی فہرست بھی طلب کر لی گئی ہے- ان اقدامات کے تحت یہ متاثرہ جج صاحبان آج سے عملی طور پر فارغ ہو جائیں گے- دس متاثرہ ججوں کی فراغت سے ایک قسم کا عدالتی بحران پیدا ہو گیا ہے- اس وقت لاہور ہائی کورٹ میں صرف 14 مستقل جج غیر متنازعہ ہیں- جبکہ 14 متاثرہ جج صاحبان ایسے ہیں جنہیں مستقل کرنے کی سفارشات کر دی گئی ہیں-

دریں اثنا صدر مملکت کی طرف سے نوٹیفکیشن کے اجرا تک فارغ کئے جانے والے- ججوں کو جج کی حیثیت سے مکمل پروٹوکول ملتا رہے گا-

○ نئے وفاقی بجٹ میں وفاقی وزراء وزیراعظم کے معاونین' اور مشیروں کے اخراجات میں اضافہ کر دیا گیا ہے- صدر' وزیراعظم' چیئرمین سینیٹ اور سپیکر قومی اسمبلی کو دس دس لاکھ کے صوابدیدی فنڈ ملیں گے- وفاقی وزراء چھ چھ لاکھ اور وزرائے مملکت چار چار لاکھ خرچ کرنے کے مجاز ہوں گے- سیکرٹ سروس اور الیکشن کمیشن کا سالانہ بجٹ بڑھا دیا گیا ہے جبکہ سپریم کورٹ کے بجٹ میں گزشتہ سال کے مقابلے میں غیر معمولی کمی کر دی گئی ہے- سپریم جوڈیشل کونسل کو صرف پانچ ہزار دئے گئے- پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کے اخراجات میں غیر معمولی اضافہ کیا گیا ہے- کشمیر کمیٹی کے چیئرمین کی مراعات بھی بڑھا دی گئی ہیں- اس کے علاوہ قومی اسمبلی کے اراکین نئے مالی سال میں 23 کروڑ سے زیادہ کی مراعات حاصل کریں گے-

○ وفاقی حکومت نے نئے مالی سال کے بجٹ میں دولت ٹیکس کی چوری پر جرمانہ کی شرح 400 فی صد سے کم کر کے 250 فیصد کر دی گئی- گزشتہ برس کے ریٹرن جمع کرا دینے والوں سے بھی جرمانہ نہیں لیا جائے گا- اس کے علاوہ مختلف کمپنیوں کو ٹیکس میں سالانہ تین فی صد چھوٹ کی سہولت ختم کر دی جائے گی- انکم ٹیکس کیسوں میں اپیل کے ساتھ حکم امتناعی کی رعایت بھی ختم کر دی گئی ملازمین کو 50 فی صد سے زائد الاؤنس دینے والے اداروں کو ٹیکس میں چھوٹ مل گئی ہے-

○ نئے وفاقی بجٹ میں متعدد اشیاء کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے ان میں سے کچھ کی تفصیل یہ ہے- زندہ جانور- زرعی مصنوعات- دالیں- گندم' سبزیاں' پھل فروٹ جوس' انڈے' پولٹری گوشت' مچھلی' تازہ اور خشک دودھ' دہی' پنیر مکھن' کریم' ڈبل روٹیاں' تیار کھانا' برانڈ کے نام کے علاوہ فروخت کئے جانے والا پانی' برف' نمک' پہاڑی ادرک بجلی جراثیم کش اور زرعی دوائیں' مسافروں کا پرسنل پیکیج' قرآن پاک یا اس پر مشتمل آڈیو اور ویڈیو کیسٹ-

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وفاقی بجٹ سے ہم نے مہنگائی کو روک دیا ہے- بڑے لوگ ایمانداری سے ٹیکس ادا کریں تو ہم مہنگائی کو بھی ختم کر دیں گے- اور ہمیں غیر ملکی قرضوں کی بھی ضرورت نہیں رہے گی-

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف نے کہا وفاقی بجٹ میں 41- ارب روپے کے ٹیکسوں اور پنجاب حکومت کی طرف سے ٹیکسوں کی بھرمار پر سخت تنقید کی ہے- اور اسے عوام دشمنی کے مترادف قرار دیا ہے- انہوں نے کہا کہ حکومت کے پاس غریب سرکاری ملازمین کے لئے تو پیسے نہیں لیکن وزراء اور ارکان پارلیمنٹ کو مراعات دی جا رہی ہیں-

○ حزب اختلاف کے سرکردہ رہنما اور سابق وفاقی وزیر چوہدری نثار علی خان نے کہا ہے کہ بجٹ کے نام پر حکومت کھلم کھلا ڈکیتی پر اتر آئی ہے- اگر یہ بجٹ واپس نہ لیا گیا تو یہ حکومت نہیں ٹھہر سکے گی- انہوں نے کہا کہ حکومت کو اگر اتنا بھروسہ ہے تو 30- جون تک اس بجٹ پر قائم رہے- آٹے دال کا بھاؤ خود بخود معلوم ہو جائے گا-

○ پاکستان ورکرز کنفیڈریشن نے موجودہ بجٹ کو مسترد کرتے ہوئے تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے- مزدور رہنماؤں نے کہا ہے کہ حکمرانوں نے اپنی مراعات میں اضافہ کیا ہے جبکہ عوام کو یکسر نظرانداز کر دیا گیا ہے-

○ فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے نئے مالی سال کے بجٹ پر تاجر برادری کے مشترکہ رد عمل کے لئے 16- جون کو الیکشن کمیٹی کا اجلاس طلب کر لیا ہے-

○ اپوزیشن لیڈر نواز شریف کے خلاف وزارت داخلہ نے ایک نیا وائٹ پیپر "چور مچائے شور" "غریبوں کے ہمدرد کی کہانی ان کی اپنی کرپشن کی زبانی" جاری کیا ہے- اس میں موٹروے پروجیکٹ اور شریف فیملی کی مبینہ لوٹ کھسوٹ پر مبنی بعض دستاویزات شامل کی گئی ہیں-

○ انٹیلی جنس بیورو کے سابق سربراہ بریگیڈیر (ر) امتیاز احمد کے خلاف اثاثہ جات اور نج کاری کمیشن سابق چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل (ر) سینیٹر سعید قادر کے خلاف مقدمات میں دائر کی گئی ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دی گئی ہیں-

خوشخبری

اچار کے سیزن میں خالص سرسوں کے تیل میں خصوصی رعایت- نیز اچار میں استعمال کیلئے تازہ اور خالص سرخ مرچ، ہلدی اور دھنیہ دستیاب ہے- محمد ابراہیم اینڈ سنز
1/16 دارالرحمت وسطی ربوہ
فون: 212367

انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس (ایئر کنڈیشنڈ)
I.C.C واحد کمرشل ادارہ
● ICC پرانا اور مکمل واحد ایئر کنڈیشنڈ ادارہ ہے ● ICC پر مکمل اعتماد کریں جو بہتر طریقہ ٹریننگ کا تجربہ رکھتا ہے ● ICC واحد ادارہ ہے جس نے ربوہ میں کامرس و کمپیوٹر ٹریننگ کی بنیاد رکھی ● ICC آپکو ٹریننگ میں بہترین سہولیات فراہم کرتا ہے جس کا LAB ROOM قابل دید ہے-
● ICC اپنے کرم فرماؤں کا انتہائی مشکور ہے جنہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا-
● ICC انتہائی کم فیس کے عوض صرف 3 ماہ میں تین کورس مکمل کرواتا ہے- یہ ہمارے CONCESSONAL اور SEASONAL کورس کہلاتے ہیں- اور یہ واحد ادارہ ہے جو اپنے کمپیوٹر سیکھنے والوں کو ٹائپ کی ٹریننگ مفت دیتا ہے
● آپ امتحانات کے بعد فارغ نہ رہیں ICC آفس سے رابطہ کریں- آپ ہمارے عملہ کو بہترین پائیں گے ● ICC باقاعدہ PAPER لیتا ہے اور PROFICIENCY REPORT جاری کرتا ہے-
پتہ: ریلوے روڈ بالمقابل گلی یوٹیلٹی سٹور
دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون: 343

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ- کامیاب علاج

زد جام عشق	نواب شاہی
شباب آور موتی	حب نشاط

○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں-

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

کارڈلیس ٹیلی فون - انٹرکام کی تسلی بخش مرمت کیلئے تشریف لائیں
احمد الیکٹرانکس ریپیئر سروسز
شاپ نمبر 69 الفیصل مارکیٹ لیاقت روڈ راولپنڈی
فون دوکان: 051-536367

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر- گرمی جگر- ہاتھ پاؤں کی جلن- (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

گردہ و مثانہ کیلئے مفید و موثر کورسز
انفیکشن گردہ کورس گردہ میں انفیکشن اور سوزش کے باعث درد ہوتے اور پیشاب میں خون پیپ یا البومن وغیرہ آنے کی تکلیف کے لئے قیمت 290/-
درد گردہ کورس ہر قسم کے درد گردہ میں بفضل تعالیٰ فوری آرام دہ اور مستقل شفا کیلئے مفید ہے قیمت: 270/-
پتھری گردہ کورس گردے، مثانے یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید کورس قیمت 290/-
لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک 2/- کے ٹکٹ ارسال کریں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
لیڈیز کلینک: 606 سیلز آفس: 211283